بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم شنبہ

قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

جلد ۵۲/۱۸ | ۲۵ صلح ۱۳۴۳ ہش ۹ رمضان المبارک ۱۳۸۳ھ ۲۵ جنوری ۱۹۶۴ء | نمبر ۲۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے دعا کی تحریک

رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور صحت و عافیت کے ساتھ کام والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دیندار پر اگر کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ اس کے لئے ثواب اور معرفت کا موجب ہوتی ہے

برخلاف اس کے دنیادار پر جو مصیبت آتی ہے وہ اس کیلئے لعنت کا موجب بن جاتی ہے

"بعض دنیا دار اعتراض کرتے ہیں کہ دینداری اختیار کی تو مصیبت آئی۔ دیندار پر اگر کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ اس کے ثواب اور معرفت کا موجب ہوتی ہے اور دنیادار پر جو مصیبت آتی ہے وہ اس کی لعنت کا موجب بن جاتی ہے۔
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مصیبت پڑی مگر گویا ہی پیاری مصیبت تھی کہ جیسی جیسی وہ بڑھتی جاتی ویسے ہی زور سے قرآن نازل ہوتا جاتا۔ وہ دور گو جلدی ختم ہو گیا یعنی حضرت معاویہ تک ہی رہا۔ مگر نہ وہ رہے نہ یہ۔ ہاں سعید گروہ کے آثار قیامت تک رہے اور شقی کا نام بھی نہ دارد۔ کاش کہ ابوجہل کبھی زندہ ہو کر آتا تو دیکھتا کہ جس کو وہ حقیر اور ذلیل خیال کرتا تھا خدا تعالےٰ نے اس کی کیا شان بنائی ہے۔ مشرق اور مغرب تک کہاں کہاں بلاد اسلامیہ پھیلے۔
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں جو صحابہؓ فوت ہوئے انہوں نے تو وہ ترقیات نہ دیکھیں مگر جنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا انہوں نے دیکھ لیں۔ اگر ابوجہل وغیرہ کو معلوم ہوتا کہ عروج ہو گا تو مثل غلاموں کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہو جاتے۔"

(البدر یکم مئی ۱۹۰۳ء)

وقف جدید سال ہفتم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا پیغام آپ ۲ جنوری ۱۹۶۴ء کے الفضل میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ وقف جدید سال ہفتم کے وعدہ جات اپنی جماعت کے تمام افراد سے لے کر جس قدر جلد ممکن ہو بھجوا دیں جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظم وقف جدید)

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست میں شامل ہونے کیلئے

ہر مجاہد تحریک جدید کو پوری کوشش کرنی چاہیئے

الحمد للہ کہ آج کل ہم دن رات رمضان المبارک کی برکتوں سے متمتع ہو رہے ہیں۔ اس مبارک مہینہ کو قبولیت دعا اور صدقہ وخیرات سے گہرا تعلق ہے۔ اس کی ۲۹ تاریخ تک سو فیصدی چندہ ادا کرنے والے مجاہدین کی فہرست انشاء اللہ تعالےٰ حسب دستور سابق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں دعائے خاص کے لئے پیش کی جائے گی۔
پس ہر مجاہد کو پوری کوشش کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ کی رضا اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی پاکیزہ دعائیں حاصل کرنے کے لئے رمضان کے دوران اپنا حساب بے باق فرما دے۔ تا بعد میں اس قیمتی موقعہ کے ضیاع کا غم نہ اٹھانا پڑے۔ اللّٰھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم

(وکیل المال اول تحریک جدید)

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

لاہور ۲۴ جنوری بوقت ۹ بجے صبح بذریعہ فون
حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

اللہ تعالےٰ کے فضل سے رات طبیعت اچھی رہی نیند بھی آ گئی کل دن بھر عام طبیعت بہتر رہی الحمد للہ

احباب جماعت تضرع اور درد کے ساتھ بالالتزام دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و رحم سے حضرت سیدہ موصوفہ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ اور صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز سے نوازے۔
آمین

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ جنوری ۶۴ء

اسلامی رواداری کے اصول

رواداری کی جو تعلیم قرآن کریم نے دی ہے تاریخ مذاہب میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے جتنے مذاہب ہیں ان کی تعلیم انسانوں میں محبت اور رواداری کی حامل ہے لیکن جس طرح کھل کر اور صاف لفظوں میں اور بطور ایک عظیم اصول کے اسلام نے اس کو پیش کیا ہے اس طرح دوسرے مذاہب نے نہیں کیا اسلام کو دوسرے مذاہب پر جو فوقیت حاصل ہے اس کی وجوہات میں سے ایک وجہ یہ بھی ہے کہ دوسرے مذاہب میں جو باتیں اجمالاً کہی گئی ہیں اسلام ان کو صاف صاف لفظوں میں پیش کرتا ہے۔ پھر دوسرے مذاہب میں جو تعلیم ہے اس کے اصولوں کو ہی صرف بیان کر دیا گیا ہے۔ ان کی تفصیلات بیان نہیں کیں اور نہ اس خاص لائحہ عمل اختیار کرنے کے لئے عقلی دلائل دئے ہیں۔ مثلاً تورات کے دس احکام بغیر کسی تفصیل اور بغیر دلیل کے بیان کر دئے گئے ہیں۔ تو چوری نہ کر، تو زنا نہ کر وغیرہم۔ یہ سیدھے سادھے حکم ہیں اور تورات کے پیرووں کو صرف اندھا دھند حکم مان لینے کی تاکید ہے۔ یہ نہیں بتایا گیا کہ ایسا کرنے کی وجوہات کیا ہیں۔ اس کے برخلاف قرآن کریم جو حکم دیتا ہے اس کی وجہ بھی بیان کرتا ہے۔ مثلاً قرآن کریم کہتا ہے کہ تو بت پرستوں کے بتوں کو برا نہ کہہ مگر یہ حکم دے کر وہ خاموش نہیں ہو جاتا بلکہ اس کی وجہ بیان کرتا ہے کہ بتوں کو برا کہنے کا کیا نتیجہ ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ اسلام بت پرستی اور ہر قسم کے شرک کو گناہ کبیرہ کے طور پر بیان کرتا ہے۔ اور قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق بت پرستی سے برا کوئی فعل نہیں لیکن اس کے باوجود وہ حکم دیتا ہے کہ بتوں کو برا نہ کہو۔ اب ایک صاحب عقل انسان کے دل میں خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ جب بت ہی برے تو ان کو برا کیوں نہ کہا جائے۔ یہ خیال واقعی فکر انگیز ہے۔ کیا یہ مداہنت تو نہیں۔ کیا یہ ناحق خوشامد تو نہیں۔ کیا ہم اس لئے تو نہیں کہ بت پرست اس سے ناراض ہو جائیں گے اور ہم کو ان سے جو دنیوی تعلقات ہیں ان میں نقصان ہوگا۔ اس لئے کیا یہ بزدلی کی وجہ سے تو نہیں کہ بتوں کو برا کہنے سے بت پرست ہم کو لڑائی دیں گے؟ حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے کوئی بات بھی نہیں جس کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ بتوں کو برا نہ کہو بلکہ وہ ساتھ ہی اس کی وجہ بھی بیان کر دیتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر تم بتوں کو گالی دو گے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ بھی تمہارے معبود کو گالی دیں گے یہ بھی سوچئے آخر گالی سے کیا ہوتا ہے۔ اگر اتنی بات ہوتی تو خیر تھی مگر غور کرنے سے یہ حقیقت بھی واضح ہو جاتی ہے کہ جب کوئی شخص کسی کو گالی دیتا ہے تو اس کے دل میں بھی اس سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔ اگر ہم بتوں کو گالی دیتے ہیں تو اسی وجہ سے کہ ہمارے دل میں ان سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔ یہ تو کوئی بری بات نہیں ہے۔ بتوں سے نفرت پیدا ہونا تو اچھی بات ہے۔ اور ایک مسلمان بتوں سے بڑھ کر اور کس چیز سے زیادہ نفرت کرنا چاہتا ہے تاہم جو نفرت ہمارے دل میں ہے اس کا اظہار ہم بہتر طریق سے بھی کر سکتے ہیں گالی دینا ہی تو نفرت کے اظہار کا واحد ذریعہ نہیں ہے البتہ اس سے نقصان مزید پہنچتا ہے۔ اور وہ نقصان یہ ہے کہ بت پرست ہمارے معبود کو گالی دیں گے اور اس سے ان کے دل کی نفرت بڑھے گی اور وہ خدا تعالےٰ سے پہلے سے بھی کچھ دور ہو جائیں گے۔ اس طرح ہم ان کو اللہ تعالےٰ سے دور کرنے کا باعث ہوں گے جو ہماری حقیقی اغراض کے منافی ہے۔ ہمارا تو مقصد ہی یہ ہے کہ ہم لوگوں کو اللہ تعالےٰ کے نزدیک لائیں لیکن اگر ہم ان کے بتوں کو گالی دے کر اپنے معبود کو گالی دلواتے ہیں تو گویا ہم خود اپنے مقصد کے راستہ میں روک پیدا کر رہے ہیں۔ ہم اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے کھڑے ہوئے ہیں اور خود ہی اپنی سعی کو ناکام بنا رہے ہیں۔ اور یہ اس وجہ سے بھی کہ جب ہماری گالی کے عوض وہ معبود کو گالی دیتے ہیں تو گویا وہ اس بات کو بھی محسوس کرتے ہیں کہ ان کا معبود بھی ایسا ہے جو ان کو اچھا اخلاق نہیں سکھاتا۔

الغرض اسلام کی تعلیم اس لئے بھی دوسرے مذاہب کی تعلیمات سے فائق ہے کہ اسلام ہمیں جو حکم دیتا ہے اس کی وجوہات بھی ساتھ ہی بیان کر دیتا ہے اور جب ہم کہتے ہیں کہ اس وجہ سے اسلامی تعلیمات دوسرے مذاہب کی تعلیمات سے فائق ہیں تو اس سے بھی ہماری یہ غرض نہیں ہوتی کہ ہم دوسرے مذاہب کی برائیاں بیان کرتے ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہم ان کی تعریف کرتے ہیں کیونکہ ان مذاہب کی اصلی تعلیمات اپنے زمانے کے لحاظ سے صحیح تھیں۔ جب تورات نازل ہوئی تھی تو انسانوں کی ذہنیت اتنی ترقی یافتہ نہیں تھی کہ وہ ان عقلی دلائل پر حاوی ہو سکتی جو ان احکام کا جواز ثابت کرتے ہیں۔ وہ زمانہ فلسفہ اور عقلیت کا زمانہ نہیں تھا مگر جب قرآن کریم نازل ہوا تو اللہ تعالےٰ جانتا تھا کہ اب محض تحکم کا زمانہ گذر گیا ہے اور انسان بطور ایک نوع کے ذہنیت کے عروج کے قریب پہنچ گیا ہے وہ اندھا دھند احکام کو ماننا پسند نہیں کرے گا بلکہ ان احکام کے دلائل بھی معلوم کرنا چاہے گا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے ساتھ ہی دلیل بھی بیان کر دی کہ کہ بت پرستوں کے بتوں کو گالی کیوں نہیں دینی چاہیئے۔

اس سے بھی زیادہ اسلام صرف منفی دلیل نہیں دیتا بلکہ دوسرے مذاہب کی تعلیمات کو بھی اپنی اصلیت میں حقانی بیان کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ

ان من امۃ الا خلا فیہا نذیر

یعنی ہر امت کی طرف ہم نے ڈرانے والے بھیجے ہیں۔ اگرچہ بعد میں آنے والے لوگوں نے ان کی حقیقی تعلیمات کو مسخ کر دیا ہے مگر ان کی بنیاد وہ صحیح تعلیمات ہی ہیں جو کسی فرستادہ حق نے دی ہیں۔ مثلاً حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی تعلیم تو یہی تھی کہ پرستش کے لائق صرف اللہ تعالےٰ ہی ہے اور میں صرف اس کا ایک بندہ ہوں مگر بعد میں آنے والوں کو دھوکا ہو گیا۔ آپ کی تعلیم میں کچھ ایسے الفاظ تھے کہ جس سے ان کی عقل دھوکا کھا گئی مثلاً آپ نے اللہ تعالےٰ کو اپنا باپ کہہ کر پیش کیا۔ آپ کا مطلب تو یہ تھا کہ جس طرح ایک باپ اپنے بیٹے سے محبت کرتا ہے اسی طرح اللہ تعالےٰ مجھ سے محبت کرتا ہے اور اگرچہ اسی طرح تمام انسان اس کے بیٹے ہیں کیونکہ وہ ان سے محبت کرتا ہے مگر حقیقی بیٹا وہی ہوتا ہے جو اپنے باپ کو باپ سمجھ کر اس کی تکریم کرے آپ نے اپنے آپ کو اسی معنی میں خدا کا بیٹا کہا تھا مگر بعد میں لوگوں نے اس کو اسی طرح کا بیٹا بنا دیا جس طرح انسان کا نسلی بیٹا ہوتا ہے اور اس کی پرستش کرنے لگے اور اس کو الوہیت کے اوصاف سے موصوف کر دیا۔ اب عیسائیوں کے نزدیک حضرت عیسےٰ علیہ السلام ایک بت بن گئے ہیں جو نعوذ باللہ گویا الوہیت میں اللہ تعالےٰ کے شریک ہیں۔ اس لئے اگر ہم اس بت کو گالی دیں گے تو گویا ہم نعوذ باللہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے نفرت کا اظہار کریں گے حالانکہ آپ خدا تعالےٰ کے برگزیدہ نبی ہیں اور مقرب حق ہیں۔ اس سے واضح ہے کہ اسلام نے چونکہ مفصل تعلیمات دی ہیں وہ محض اسی وجہ سے دوسرے مذاہب کی حقیقی تعلیمات پر فائق ہیں کہ ان میں احکام کی وجوہات بھی بیان کر دی گئی ہیں۔ دیگر مذاہب کی تعلیمات اپنے زمانہ کے لحاظ سے ٹھیک تھیں اس لئے ان کو برا کہنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ البتہ ہمارا فرض ہے کہ ہم جادلھم بالتی ھی احسن پر عمل کریں یعنی دوسرے مذاہب والوں سے تبادلہ خیال نہایت اچھے الفاظ میں کریں تاہم ہمیں حقیقت بیانی سے نہیں روکا گیا۔

قرآن کریم نے خاص طور پر موجودہ عیسائیت کی تردید کی ہے لیکن ساتھ ہی اصلی عیسائیت کے حقیقی مقام کو بھی واضح فرمایا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ آپ کی ذات پر جو الزامات نہ صرف یہودیوں نے لگائے ہیں بلکہ خود آپ کے ماننے والوں نے بھی تسلیم کر لئے ہیں۔ ان کا رد نہایت متانت اور زور دار الفاظ میں کیا ہے۔ اگرچہ اس سے بھی بڑھ کر قرآن کریم نے یہودیوں اور عیسائیوں سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ وہ اپنی اپنی کتاب کی تعلیمات پر عامل ہو جائیں مگر حق کو باطل سے خلط ملط نہیں ہونے دیا۔ موجودہ عیسائیت کی خرابیاں نہایت کھل کر بیان کر دی ہیں۔

دوسرے مذاہب کے پیشواؤں اور ان کی تعلیمات کے متعلق یہ آداب ہیں جو قرآن کریم ہمیں سکھاتا ہے۔ اگر بطور ایک مسلمان کے ہم ان سے انحراف کرتے ہیں تو گویا ہم قرآن کریم کی ہدایات کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ دوسرے مذاہب اور دوسرے عقائد کی پورے زور سے تردید کیجئے مگر یہ زور دلائل میں ہونا چاہیئے نہ کہ گالیوں میں۔ اسلام ہمیں باطل کی تردید سے منع نہیں کرتا بلکہ وہ ہمیں تردید کے غلط انداز بیان سے روکتا ہے البتہ حقیقت بیانی ایک علیحدہ چیز ہے۔ مذہب میں حقیقت بیانی لازم ہے اس لئے یہ جائز ہے۔ اگر حقیقت بیانی سے کوئی سمجھتا ہے کہ اس کی دل آزاری ہوتی ہے تو یہ اس کی اپنی بیمار ذہنیت کی دلیل ہے اپنے عقیدہ کو پیش کرنے کا ہر ایک کو حق ہے خواہ وہ دوسروں کے عقیدہ سے متضاد ہی کیوں نہ ہو اس پر اعتراض نہیں ہونا چاہیئے اور اس کو خواہ مخواہ دل آزاری نہیں سمجھنا چاہیئے تحقیق حق میں بعض تلخ حقائق سے بھی واسطہ پڑتا ہے۔ اگر عقائد میں اختلاف و تضاد نہ ہو تو مختلف مذاہب بھی نہ ہوں۔ اس لئے محض اختلاف و تضاد کے اظہار میں دل آزاری کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔

اسلام کی تعلیم اور اس کی خصوصیت

رسالہ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب کے اہم اقتباسات

رشید احمد چوہدری ایم۔ ایس سی۔ حلقہ اسلامیہ پارک لاہور

(۲)

ز۔ "اب سوچنا چاہیئے کہ اس سے زیادہ دنیا میں اور کونسی اعلیٰ تعلیم ہوگی جس میں بنی نوع کے ساتھ نیکی کرنا صرف احسان کی حد تک محدود نہیں رکھا بلکہ وہ درجہ جوش طبعی بھی بیان کردیا۔ جس کا نام ایتاءِ ذی القربیٰ ہے۔ کیونکہ احسان کرنے والا اگرچہ احسان کے وقت ایک نیکی کرتا ہے مگر جزا اور پاداش کا خواہاں ہوتا ہے۔ اس لئے وہ کبھی منکر احسان اور کافر نعمت پر ناراض بھی ہو جاتا ہے اور کبھی جوش میں آکر اپنا احسان بھی یاد دلاتا ہے۔ مگر طبعی جوش سے نیکی کرنا جس کو قرآن نے ذی القربیٰ کی نیکی کے ساتھ مشابہت دی ہے۔ یہ درحقیقت آخری درجہ کی نیکی ہے۔ جس کے بعد اور کوئی مرتبہ نیکی کا نہیں کیونکہ ماں کی نیکی بچہ کے ساتھ اور اس کا رحم ایک طبعی جوش ہے۔ اور نا کارہ شیر خوار سے کوئی شکر گزاری مطلوب نہیں۔" یہ تین درجے بنی نوع کی حق گزاری کے ہیں جو قرآن شریف نے بیان فرمائے ہیں۔

س۔ "پس واضح ہو کہ قرآن شریف میں یہ آیات بکثرت موجود ہیں کہ خدا توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ اور خدا نیکی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور خدا صبر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ ہاں قرآن شریف میں یہ کہیں نہیں کہ جو شخص کفر اور بدکاری اور ظلم سے محبت کرتا ہے۔ خدا اس سے بھی محبت کرتا ہے بلکہ اس جگہ اس نے احسان کا لفظ استعمال کیا ہے۔"

زندہ مذہب اسلام ہے۔

"اور ہر ایک قوم میں بلحاظ اعتدال یا افراط اور تفریط کے اچھے آدمی بھی ہیں اور بُرے بھی لیکن مذہب کے اثر کی رو سے کسی قوم کا اچھا بن جانا یا کسی مذہب کو کسی قوم کی شائستگی کا اصل موجب قرار دینا اس وقت ثابت ہوگا کہ اس مذہب کے بعض کامل پیروؤں میں اس قسم کے روحانی کمال پائے جائیں جو دوسرے مذاہب میں ان کی نظیر نہ مل سکے۔"

ت۔ "میں زور سے کہتا ہوں کہ یہ خاصہ اسلام میں ہے۔ اسلام نے ہزاروں لوگوں کو اس درجہ کی پاک زندگی تک پہنچایا ہے۔ جس میں کہہ سکتے ہیں کہ گویا خدا کی روح ان کے اندر سکونت رکھتی ہے۔ قبولیت کی روشنی ان کے اندر ایسی پیدا ہو گئی ہے۔ کہ گویا وہ خدا کی تجلیات کے مظہر ہیں۔ یہ لوگ ہر ایک صدی میں ہوتے رہتے ہیں اور ان کی پاک زندگی بے ثبوت نہیں اور نرا اپنے منہ کا دعوےٰ نہیں بلکہ خدا گواہی دیتا رہا ہے کہ ان کی پاک زندگی ہے۔"

" اور میں سچ سچ کہتا ہوں اور میرا خدا گواہ ہے۔ کہ مجھ پر ثابت ہو گیا ہے کہ حقیقی ایمان اور واقعی پاک زندگی جو آسمانی روشنی سے حاصل ہو بجز اسلام کے کسی طرح نہیں مل سکتی۔ یہ پاک زندگی جو ہم کو ملی ہے۔ یہ صرف ہمارے منہ کی لاف و گزاف نہیں۔ اس پر آسمانی گواہیاں ہیں۔ پاک زندگی بجز آسمانی گواہی کے ثابت نہیں ہو سکتی۔"

ایمان اور پاک زندگی

ا۔ "یاد رہے کہ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں اعلیٰ درجہ کی پاک زندگی کی یہ علامت بیان فرمائی ہے کہ ایسے شخص سے خوارق ظاہر ہوتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ ایسے شخصوں کی دعا سنتا ہے۔ اور ان سے ہمکلام ہوتا ہے اور پیش از وقت ان کو غیب کی خبریں بتاتا ہے۔ اور ان کی تائید کرتا ہے۔ سو ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ہزاروں اسلام میں ایسے ہوتے آئے ہیں۔ چنانچہ اس زمانہ میں یہ نمونہ دکھلانے کے لئے یہ عاجز موجود ہے۔"

ب۔ "پس میرے نزدیک جو ایمان اپنے ساتھ آسمانی گواہیاں رکھتا ہے اور قبولیت کے آثار اس میں پائے جاتے ہیں۔ وہی ایمان صحیح اور مقبول ہے۔ اور ایسا ہی پاک زندگی وہی واقعی طور پر ہے جو اپنے ساتھ آسمانی نشانی رکھتی ہے۔"

پاک زندگی کونسی ہے

"دوسرے لفظوں میں قرآن شریف میں اس (اسلام) کا نام استقامت ہے۔ جیسا کہ وہ یہ دعا سکھاتا ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم یعنی ہمیں استقامت کی راہ پر قائم کر ان لوگوں کی راہ جنہوں نے تجھ سے انعام پایا اور جن پر آسمانی دروازے کھلے۔ واضح رہے کہ ہر ایک چیز کی وضع استقامت اس کی علت غائی پر نظر کر کے سمجھی جاتی ہے۔ اور انسان کے وجود کی علت غائی یہ ہے۔ کہ نوع انسان خدا کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ پس انسانی وضع استقامت یہ ہے کہ جیسا کہ وہ اطاعت ابدی کے لئے پیدا کیا گیا ہے ایسا ہی درحقیقت خدا کے لئے ہو جائے اور جب وہ اپنے تمام قویٰ سے خدا کے لئے ہو جائے گا۔ تو بلاشبہ اس پر انعام نازل ہوگا جس کو دوسرے لفظوں میں پاک زندگی کہہ سکتے ہیں۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ جب آفتاب کی طرف کی کھڑکی کھولی جائے تو آفتاب کی شعاعیں ضرور کھڑکی کے اندر آجاتی ہیں۔ ایسا ہی جب انسان خدا تعالیٰ کی طرف بالکل سیدھا ہو جائے۔ اور اس میں اور خدا تعالیٰ میں کچھ حجاب نہ رہے تب فی الفور ایک نورانی شعلہ اس پر نازل ہوتا ہے اور اس کو منور کر دیتا ہے اور اس کی تمام اندرونی غلاظت دھو دیتا ہے۔ تب وہ ایک نیا انسان ہو جاتا ہے۔ اور ایک بھاری تبدیلی اس کے اندر پیدا ہو جاتی ہے۔ تب کہا جاتا ہے کہ اس شخص کو پاک زندگی حاصل ہوئی۔"

پاک زندگی کا مقام

"اس پاک زندگی کے پانے کا مقام یہی دنیا ہے اسی کی طرف اللہ جل شانہ اس آیت میں فرماتا ہے۔

من کان فی ھذہٖ اعمیٰ
فھو فی الاٰخرۃ اعمیٰ
واضل سبیلا

یعنی جو شخص اس جہان میں اندھا رہے۔ اور خدا کے دیکھنے کا اس کو نور نہ ملا وہ اس جہان میں اندھا ہی ہوگا۔ غرض خدا کے دیکھنے کے انسان اسی دنیا سے حواس لے جاتا ہے۔ جس کو اس دنیا میں یہ حواس حاصل نہ ہوئے اور اس کا ایمان محض قصوں اور کہانیوں تک محدود رہا۔ وہ ہمیشہ کی تاریکی میں پڑے گا۔"

پاک زندگی حاصل کرنے کیلئے کیا کیا جائے

"غرض خدا تعالیٰ نے پاک زندگی اور حقیقی نجات کے حاصل کرنے کے لئے ہمیں یہ سکھایا ہے کہ ہم بالکل خدا کے ہو جائیں اور سچی وفاداری کے ساتھ اس کے آستانہ پر گریں۔ اور اس بد ذاتی سے اپنے تئیں الگ رکھیں کہ مخلوق کو خدا کہنے لگیں۔ اگرچہ مارے جائیں ٹکڑے ٹکڑے کئے جائیں۔ آگ میں جلائے جائیں اور خدا کی ہستی پر اپنے خون سے مہر لگائیں۔

ہمارے دین کا نام اسلام کیوں ہے

ا۔ "خدا نے ہمارے دین کا نام اسلام رکھا تا کہ یہ اشارہ ہو کہ ہم نے خدا کے آگے سر رکھ دیا ہے اور قانون قدرت صاف شہادت دیتا ہے کہ جو قرآن نے پاکیزگی اور حقیقی نجات حاصل کرنے کا طریق سکھایا ہے۔ یہی طریق جسمانی عالم میں بھی پایا جاتا ہے۔"

ب۔ "لفظ اسلام کا مفہوم بھی محبت پر ہی دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے آگے اپنا سر رکھ دینا اور صدق دل سے قربان ہونے کے لئے تیار ہو جانا جو اسلام کا مفہوم ہے۔ یہ وہ عملی حالت ہے جو محبت کے سرچشمہ سے نکلتی ہے۔ اسلام کے لفظ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ قرآن نے صرف قولی طور پر محبت کو محدود نہیں رکھا بلکہ عملی طور پر بھی محبت اور جانفشانی کا طریق سکھایا ہے۔ دنیا میں اور کونسا دین ہے جس کے بانی نے اس کا نام اسلام رکھا۔"

ج۔ "اسلام نہایت پیارا لفظ ہے اور صدق اور اخلاص اور محبت کے معنے کوٹ کوٹ کر اس میں بھرے ہوئے ہیں۔ پس مبارک وہ مذہب جس کا نام اسلام ہے۔"

حقیقی توحید

ا۔ "حقیقی توحید یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہستی کو مان کر اور اس کی وحدانیت کو قبول کر کے پھر اس کامل اور محسن خدا کی اطاعت اور رضا جوئی میں مشغول ہونا اور اس کی محبت میں کھوئے جانا۔"

ب۔ "توحید اس بات کا نام نہیں ہے کہ منہ سے لا الٰہ الا اللہ ...... کہیں اور دل میں ہزاروں بت جمع ہوں بلکہ جو شخص کسی اپنے کام اور مکر اور فریب اور تدبیر کو خدا کی سی عظمت دیتا ہے۔ یا کسی انسان پر ایسا بھروسہ رکھتا ہے جو خدا تعالیٰ پر رکھنا چاہیئے۔ یا اپنے نفس کو وہ عظمت دیتا ہے جو خدا تعالیٰ کو دینی چاہیئے ان سب صورتوں میں وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بت پرست ہے۔

بت صرف وہی نہیں ہیں جو سونے یا چاندی یا پیتل یا پتھر وغیرہ سے بنائے جاتے ہیں اور ان پر بھروسہ کیا جاتا ہے بلکہ ہر ایک چیز یا قول یا فعل جس کو وہ عظمت دی جائے جو خدا تعالےٰ کا حق ہے وہ خدا تعالےٰ کی نگہ میں بت ہے۔"

ج ۔" یاد رہے کہ حقیقی توحید جس کا اقرار خدا ہم سے چاہتا ہے اور جس کے اقرار سے نجات وابستہ ہے یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کو اپنی ذات میں ہر ایک شریک سے خواہ بت ہو خواہ انسان ہو خواہ سورج ہو یا چاند ہو یا اپنا نفس یا اپنی تدبیر اور مکر و فریب ہو منزہ سمجھنا اور اس کے مقابل پر کوئی قادر تجویز نہ کرنا کوئی رازق نہ ماننا، کوئی معز اور مذل خیال نہ کرنا کوئی ناصر اور مددگار قرار نہ دینا اور دوسرے یہ کہ اپنی محبت اسی سے خاص کرنا اپنی عبادت اسی سے خاص کرنا۔ اپنا تذلل اسی سے خاص کرنا۔ اپنی امیدیں اسی سے خاص کرنا۔ اپنا خوف اسی سے خاص کرنا یعنی یہ کہ اس کے مقابل پر تمام موجودات کو معدوم کی طرح سمجھنا اور تمام کو ہالکۃ الذات اور باطلۃ الحقیقت خیال کرنا۔ دوم صفات کے لحاظ سے توحید یعنی یہ کہ ربوبیت اور الوہیت کی صفات بجز ذاتِ باری کسی میں قرار نہ دینا اور جو بظاہر رب الانواع یا فیض رساں نظر آتے ہیں یہ اسی کے ہاتھ کا ایک نظام یقین کرنا تیسرے اپنی محبت اور صدق اور صفا کے لحاظ سے توحید یعنی محبت وغیرہ شعارِ عبودیت میں دوسرے کو خدا تعالےٰ کا شریک نہ گرداننا اور اسی میں کھوئے جانا۔"

قرآن کریم کی ضرورت

ا ۔" قرآن کے نزول کی ضرورتوں میں سے ایک یہ تھی تا مردہ طبع یہودیوں کو زندہ توحید سکھائے، اور دوسرے یہ کہ تا ان کی غلطیوں پر ان کو متنبہ کرے اور تیسرے یہ کہ وہ مسائل کی جو توریت میں محض اشارہ کی طرح بیان ہوئے تھے جیسا کہ مسئلہ حشر اجساد اور مسئلہ بقاء روح اور مسئلہ بہشت اور دوزخ ان کے مفصل حالات سے آگہی بخشے۔"

ب ۔" یہ بات سچ ہے کہ سچائی کی تخم ریزی توریت سے ہوئی اور انجیل سے اس تخم نے ایک آئندہ کی بشارت دینے والے کی طرح منہ دکھلایا اور جیسے ایک کھیت کا سبزہ پوری صحت اور عمدگی سے نکلتا ہے اور بزبانِ حال خوشخبری دیتا ہے کہ اس کے بعد اچھے پھل اور اچھے خوشے ظہور کرنے والے ہیں۔ ایسا ہی انجیل کامل شریعت اور کامل رہبر کے لئے خوشخبری کے طور پر آئی اور قرآن سے وہ تخم اپنے کمال کو پہنچا جو اپنے ساتھ اس کاملی نعمت کو لایا جس نے حق اور باطل میں بکلی فرق کر کے دکھلایا اور معارف دینیہ کو اپنے کمال تک پہنچایا۔"

ج ۔" یہ بات بالکل ثابت شدہ امر ہے کہ شریعت کے ہر ایک پہلو کو کمال کی صورت میں صرف قرآن نے ہی دکھلایا ہے۔ شریعت کے بڑے حصے دو ہیں۔ حق اللہ اور حق العباد یہ دونوں حصے صرف قرآن شریف نے ہی پورے کئے ہیں۔ قرآن کا یہ منصب تھا کہ تا وحشیوں کو انسان بنادے اور انسان سے با اخلاق انسان بنادے اور با اخلاق انسان سے باخدا انسان بنائے۔"

د ۔" قرآن کامل توحید لایا۔ قرآن کریم نے عقل اور نقل کو ملا کر دکھایا۔ قرآن نے توحید کو کمال تک پہنچایا۔ قرآن نے توحید اور صفات باری پر دلائل قائم کئے اور خدا تعالےٰ کی ہستی کا ثبوت عقلی، نقلی دلائل سے دیا اور کشفی طور پر بھی دلائل قائم کئے اور وہ مذہب جو پہلے قصہ کہانی کے رنگ میں چلا آتا تھا اس کو عملی رنگ میں دکھلایا اور ہر ایک عقیدہ کو حکمت کا جامہ پہنایا اور وہ سلسلہ معارفِ دینیہ کا جو غیر مکمل تھا اس کو کمال تک پہنچایا اور یسوع کی گردن پر سے لعنت کا طوق اتارا اور اسکے مرفوع اور سچا نبی ہونے کی شہادت دی۔"

ہ ۔" یہ یاد رہے کہ قرآن نے بڑی صفائی سے اپنی ضرورت ثابت کی ہے۔ قرآن صاف کہتا ہے۔ اعلموا ان اللّٰہ یحی الارض بعد موتھا یعنی اس بات کو جان لو کہ زمین مر گئی تھی۔ اب خدا نئے سرے اس کو زندہ کرنے لگا ہے۔"

س ۔" قرآن جیسے ضلالت کے طوفان کے وقت میں آیا ہے کوئی نبی ایسے وقت میں نہیں آیا۔ اس نے دنیا کو اندھا پایا اور روشنی بخشی اور گمراہ پایا اور ہدایت دی اور مردہ پایا اور جان عطا فرمائی۔"

ت ۔" اصل حقیقت یہ ہے کہ چونکہ انسان سہو و نسیان سے مرکب ہے اور نوع انسان میں خدا کے احکام عملی طور پر ہمیشہ قائم نہیں رہ سکتے اسلئے ہمیشہ نئے یاد دلانے والے اور توجہ دینے والے کی ضرورت پڑتی ہے لیکن قرآن شریف صرف انہی دو ضرورتوں کی وجہ سے نازل نہیں ہوا بلکہ وہ پہلی تعلیموں کا در حقیقت متمم اور مکمل ہے۔

نبی کی شناخت کا معیار:۔

"۔ ہر ایک نبی کی شناخت کا نہایت اعلےٰ درجہ کا معیار ہے کہ دیکھنا چاہیئے کہ وہ کس وقت اور کس قدر اصلاح اس کے ہاتھ سے ظہور میں آئی۔ چاہیئے کہ حق کی راہ سے اسی بات کو سوچیں اور شریروں اور متعصب لوگوں کے رکیک اقوال کی طرف توجہ نہ کریں اور ایک صاف نظر سے کہ کسی نبی کے حالات کو دیکھیں کہ اس نے ظہور فرما کر اس زمانہ کے لوگوں نے کس حالت میں پایا اور پھر اس نے لوگوں کے عقائد اور چال چلن میں کیا تبدیلی کر کے دکھلائی تو اس سے ضرور پتہ لگ جائیگا کہ کون نبی اشد ضرورت کے وقت آیا اور کون نبی اس سے کمتر۔"

نبی کی ضرورت :۔

ا ۔" نبی کی ضرورت گناہ گاروں کے لئے بعینہٖ ایسی ہی ہوتی ہے جیسے کہ طبیب بیماروں کے لئے اور جیسا کہ بیماروں کی کثرت ایک طبیب کو چاہتی ہے ایسی ہی گنہگاروں کی کثرت ایک مصلح کو۔"

رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے افضل ہیں

ب ۔ اب اگر کوئی اس قاعدہ کو ذہن میں رکھ کر عرب کی تاریخ پر نظر ڈالے کہ عرب کے باشندے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے کیا تھے اور پھر کیا ہو گئے تو بلاشبہ وہ اس نبی آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم کو قوت قدسی اور تاثیر قوی اور افاضہ برکات میں سب نبیوں سے اول درجہ پر سمجھے گا اور اسی بنا پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کی ضرورت کو دوسری تمام کتابوں اور نبیوں کی ضرورت سے بدیہی الثبوت یقین کرے گا۔"

مومنین اور سچے ایمانداروں کی نشانیاں

۱ ۔" تواصوا بالحق وتواصوا بالمرحمۃ

یعنی مومن وہ ہیں جو حق اور رحم کی وصیت کرتے ہیں۔"

۲ ۔ ان اللّٰہ یامرکم بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ

یعنی خدا کا حکم یہ ہے کہ تم عام لوگوں کے ساتھ عدل کرو اور اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ تم احسان کرو اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ تم بنی نوع انسان سے ایسی ہمدردی بجا لاؤ جیسا کہ ایک قریبی کے ساتھ کی جاتی ہے۔"

۳ ۔" والذین اٰمنوا اشد حبا للّٰہ

یعنی ایماندار وہ ہیں جو سب سے زیادہ خدا سے محبت رکھتے ہیں۔"

۴ ۔" فاذکروا اللّٰہ کذکرکم اٰباءکم او اشد ذکرا۔

یعنی خدا کو ایسا یاد کرو جیسا کہ تم اپنے باپوں کو یاد کرتے تھے بلکہ اس سے زیادہ اور سخت درجہ کی محبت کے ساتھ یاد کرو۔"

۵ ۔" قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰہ رب العٰلمین

یعنی ان کو جو تیری پیروی کرنا چاہتے ہیں یہ کہدے کہ میری قربانی اور میرا مرنا اور میرا زندہ رہنا سب اللہ تعالےٰ کے لئے ہے یعنی جو میری پیروی کرنا چاہتا ہے وہ بھی اسی قربانی کو ادا کرے۔"

۶ ۔" اگر تم اپنی جانوں اور اپنے دوستوں اور اپنے باغوں اور اپنی تجارتوں کو خدا اور اس کے رسول سے زیادہ پیاری چیزیں جانتے ہو تو الگ ہو جاؤ جب تک خدا تعالےٰ فیصلہ کرے۔"

۷ ۔ ویطعمون الطعام علیٰ حبہ مسکینا ویتیما واسیرا۔ انما نطعمکم لوجہ اللّٰہ لا نرید منکم جزاءً ولا شکورا۔

یعنی مومن وہ ہیں جو خدا تعالےٰ کی محبت سے مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھانا کھلاتے ہیں اور انھیں کہتے ہیں کہ ہم محض خدا کی محبت اور اس کے منہ کے لئے تمہیں دیتے ہیں ہم تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتے اور نہ شکر گزاری چاہتے ہیں۔

۸ ۔" قرآن شریف فرماتا ہے کہ ایماندار کو الہام ملتا ہے۔ ایماندار خدا کی آواز سنتا ہے۔ ایماندار کی دعائیں سب سے زیادہ قبول ہوتی ہیں۔ ایماندار پر غیب کی خبریں ظاہر کی جاتی ہیں ایماندار کے شامل حال آسمانی تائیدیں ہوتی ہیں۔"

٭

ولادت

میرے بھائی مکرم سید منیر احمد صاحب جلیل ابن سید علی احمد صاحب انبالوی مرحوم کو خدا تعالےٰ نے ۸ جنوری ۱۹۶۲ء کو بچہ کا عطا فرمایا ہے حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام سید طاہر احمد تجویز فرمایا ہے بزرگان سلسلہ سے بچہ کے نیک اور خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے (سید شاہ نیر احمد اشرف ابن سید علی احمد صاحب مرحوم انبالوی کارکن دار الضیافت۔ ربوہ)

آخری قسط

وفاتِ مسیح میں حیاتِ اسلام ہے

تقریر محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء

اس تقریر کی آخری قسط اس سے پیشتر الفضل ۵ جنوری ۱۹۶۴ء میں نامکمل حالت میں شائع ہوئی تھی۔ اب ہماری درخواست پر محترم مولانا صاحب موصوف نے اسے از سر نو ترتیب دیا ہے۔ لہٰذا اسے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت کا سوال اور ایک دلچسپ لطیفہ:

آپ نے سنا ہے کہ عربی جاننے والے علماء اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وضاحت کے بعد یہ تسلیم کرتے چلے جا رہے ہیں کہ قرآن مجید میں وفات مسیح ناصری کا ذکر ہے۔ لفظ توفی کے معنے موت کے ہی ہیں اور حضرت مسیح ازروئے قرآن مجید وفات پا چکے ہیں۔ عرب ممالک کے بعض علماء نے یہ بھی تسلیم کر لیا ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی یہ تحقیق کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیبی موت سے بچ کر فلسطین سے ہجرت کر کے دوسرے اسرائیلی قبائل کو تبلیغ کرتے ہوئے آخر کشمیر میں وفات پا گئے اور سرینگر میں ان کی قبر ہے۔ ابھی آپ نے تفسیر المنار کا حوالہ سنا ہے جس میں شیخ رشید رضا صاحب نے صاف اعتراف کیا ہے کہ وفات مسیح کے بارے میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا نظریہ عقلاً و نقلاً درست معلوم ہوتا ہے۔ حضرت عیسےٰ کے بھاگ کر ہندوستان چلے جانے اور وہاں فوت ہو جانے میں کوئی امید از قیاس بات نہیں۔

آئیے جب میں آپ کو اپنے ملک کے علماء اور ان کے طرز استدلال کے متعلق ایک لطیفہ سناؤں۔ تینتیس ۳۳ برس پہلے کی بات ہے۔ کہ علاقہ بدوملہی میں ایک جلسے د مناظرہ سے فارغ ہو کر ہم واپسی کے لئے ریل میں سوار ہوئے۔ اتفاق سے اسی ڈبہ میں اہلحدیث علماء بھی بیٹھے تھے مولوی نور حسین صاحب گرجاکھی زندہ دل اہل حدیث مولوی تھے وفات پا چکے ہیں۔ باتوں باتوں میں مجھے کہنے لگے اگر آپ لوگ اللہ تعالےٰ کو قادر مطلق مان لیں تو ہمارا اور آپ کا فیصلہ ہو جاتا ہے اور حضرت عیسےٰ کے بارے میں جھگڑا ختم ہو جاتا ہے میں نے کہا کہ ہم تو اللہ تعالےٰ کو قادر مطلق مانتے ہیں۔ وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ اسے کوئی روک نہیں سکتا۔ مولوی صاحب کہنے لگے تب تو فوراً بات طے ہو جاتی ہے۔ میں نے کہا کہ پھر طے کر لیجئے۔ فرمانے لگے کہ اچھا اگر اللہ تعالےٰ جو چاہے کر سکتا ہے تو کیا وہ حضرت عیسےٰ کو آسمان پر لے جا سکتا ہے؟ میں نے فوراً کہا کہ بلاشبہ اگر اللہ تعالےٰ چاہے تو وہ حضرت عیسےٰ کو آسمان پر لے جا سکتا ہے۔ مولوی صاحب اپنے ساتھیوں سے کہنے لگے لو بھئی اب تو فیصلہ ہو گیا۔ جب یہ مانتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت عیسےٰ کو آسمان پر لے جا سکتا ہے تو اب تنازعہ ہی کیا رہ گیا؟ میں نے جھٹ کہا کہ جناب مولوی صاحب ابھی آدھا فیصلہ ہوا ہے آدھا باقی ہے کہنے لگے وہ کس طرح؟ میں نے کہا کہ وہ اس طرح کہ آپ بھی اللہ تعالےٰ کو قادر مطلق تسلیم کر لیں تو مکمل فیصلہ ہو جائے گا۔ مولوی صاحب کہنے لگے کہ ہمارا کیا ہے ہم تو پہلے ہی مانتے ہیں ان اللّٰہ علیٰ کل شیءٍ قدیر۔ کہ اللہ تعالےٰ جو چاہے کر سکتا ہے۔ میں نے کہا کہ پھر سوچ لیں کیونکہ اسی پر فیصلہ ہو جائے گا۔ کیا یہ سچ ہے اور آپ مانتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ جو چاہے کر سکتا ہے؟ کہنے لگے ہاں ہاں سچ ہے اور ہم مانتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ جو چاہے کر سکتا ہے۔ میں نے کہا بہت اچھا آپ بتایئے کہ خدا تعالےٰ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو مسیح موعود بنا سکتا ہے؟ مولوی صاحب فوراً کہنے لگے نہیں اللہ تعالےٰ ایسا نہیں کر سکتا۔ میں نے کہا دیکھ لیجئے آپ نے ہی فیصلہ کو ادھورا چھوڑ دیا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی قدرت مطلقہ کا انکار کر دیا ہے۔ اس پر گاڑی میں ایک پر لطف قہقہہ بلند ہو گیا۔

اصل بات یہ ہے کہ ہم حضرت عیسےٰ کی جسمانی آسمانی زندگی کا اس لئے انکار نہیں کرتے۔ کہ خدا تعالےٰ کو اس پر قادر نہیں مانتے اور نہ ہی یہ انکار اس لئے ہے کہ ہمیں (نعوذ باللہ) حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے کوئی بیر ہے اور ہم نہیں چاہتے کہ وہ آرام سے آسمان پر بیٹھ سکیں۔ اگر صرف اللہ تعالےٰ کی قدرت کا سوال ہو حضرت عیسےٰ کو غیر احمدی علماء شوق سے آسمان پر بٹھائیں۔ مگر دوسری طرف اللہ تعالےٰ کی قدرت کے اس کرشمہ پر بھی ایمان لائیں کہ اللہ تعالےٰ نے امت محمدیہ میں سے ایک امتی کو مسیح موعود بنا دیا ہے۔ اگر یہ دونوں باتیں علماء تسلیم کر لیں تو فوراً جھگڑا ختم ہو جاتا ہے

درحقیقت بات یہ ہے کہ ہم لوگ قرآن مجید پر ایمان رکھتے ہیں اور اسے ایک زندہ کتاب مانتے ہیں۔ قرآن مجید صریح طور پر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات کا اعلان کرتا ہے۔

اس لئے ہم بھی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو فوت شدہ مانتے ہیں۔

مارتا ہے اس کو فرقاں سربسر
اس کے مر جانے کی دیتا ہے خبر

اسلام کی زندگی کا دوسرا ستون (۲)

دوم: اسلام کی زندگی کا دوسرا ستون یہ ہے کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو زندہ رسول ثابت کیا جائے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات کے بغیر یہ ستون بھی قائم نہیں رہ سکتا عیسائی پادری مسلمانوں کے حیات مسیح کے غلط عقیدہ سے خوب فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ جناب کو ترنبازی لکھتے ہیں:-

"اس موقع پر عموماً پادری صاحبان عامۃ المسلمین کو ایک مغالطہ دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ جب حضرت مسیح خود اہل اسلام کے نزدیک ابھی آسمانوں پر موجود ہیں اور نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر زمین پر۔ تو اس سے حضور پر حضرت مسیح کی فضیلت ثابت ہوتی ہے مسلمان اس کا اعتراف کیوں نہیں کرتے"

(کتاب آئینہ تثلیث صفحہ ۸۹)

عیسائیوں کی پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور نے اس سال پھر ایک کتاب "مسیح کی شان از روئے قرآن" شائع کی ہے اس میں عیسائی مصنف "زندہ جاوید" کے عنوان سے حضرت عیسےٰ کے متعلق لکھتا ہے:-

"باقی تمام پیوند خاک ہو گئے مگر وہ زندہ ہے اور ابد تک زندہ رہے گا۔ **اہل اسلام کے مسلمات کی بناء پر وہی ایک زندۂ جاوید ہے اور** قرآن کہتا ہے ما یستوی الاحیاء والاموات یعنی زندے اور مردے برابر نہیں (فاطر آیت ۲۲) پس لاریب وہ افضل ہے تمام کائنات سے۔ اس کے سوا کے پھر کوئی نہیں اٹھا۔ اس کے سوا کوئی جس کو آسمانوں پر سربلند کوئی نہیں ہوا اور اس کے سوا کوئی نہیں جو زندہ آسمانوں پر رہتا ہو"

(رسالہ مسیح کی شان صفحہ ۲)

کیا درد مند مسلمانوں کے لئے یہ سوچنے اور غیرت کا مقام نہیں؟ ہزاروں مسلمانوں کو عیسائی پادریوں نے اس مغالطہ کے ذریعہ اسلام سے مرتد کر کے عیسائیت کا حلقہ بگوش بنا لیا ہے مگر یہ مغالطہ خود علماء نے پیدا کر رکھا ہے اور وہ خود اس کے لئے جوابدہ ہیں۔ اگر وہ آج بھی حضرت کاسر الصلیب علیہ السلام کے بتائے ہوئے ہتھیار کو اپنا لیں اور قرآن مجید کی تعلیم کی اتباع میں حضرت مسیح کی وفات کا اقرار کر لیں تو عیسائیوں کے منہ بند ہو جائیں گے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی عظمت ظاہر ہو جائے گی اور آپ کی قوت قدسیہ اور روحانی زندگی کا نمایاں اظہار ہو جائے گا۔ کاش کہ مسلمان حقیقت پر غور کریں اور سمجھیں کہ ؎

غیرت کی جا ہے عیسیٰ زندہ ہو آسماں پر
مدفون ہو زمیں میں شاہ جہاں ہمارا

توحید الٰہی

سوم: اسلام کی زندگی کا تیسرا ستون اور درحقیقت اولین اور بنیادی ستون اللہ تعالےٰ کی توحید ہے۔ جملہ انبیاء اسی کے ثابت کرنے کے لئے بھیجے گئے۔ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کا بلند ترین مقصد بھی اللہ تعالےٰ کی توحید کا قیام تھا اور ہے۔ مگر افسوس کہ مسلمانوں نے حیات مسیح کے عقیدہ کو اپنا کر اللہ تعالےٰ کی پیش کردہ توحید کو داغدار کر دیا ہے یہ عقیدہ کہ ایک انسان آسمانوں پر صدہا سالوں سے زندہ ہے وہ نہ کھانے کا محتاج ہے نہ پینے کا۔ زمانہ اس پر اثر انداز نہیں ہوتا وہ ایسا ہی جوان کا جوان موجود ہے۔ جیسا کہ آج سے دو ہزار سال پہلے موجود تھا یہ عقیدہ صریح طور پر اللہ تعالےٰ کی توحید پر حرف لانے والا ہے۔ مقام افسوس کہ مسلمانوں میں سے اہل حدیث جنہوں نے اور بہت سے اقسام شرک سے اجتناب کیا۔ اس شرک کو باوجود مامور ربانی کی وضاحت اور صراحت کے چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہو رہے۔ حالانکہ صاف نظر آ رہا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی توحید کا تقاضا ہے کہ حضرت مسیح کو وفات یافتہ تسلیم کیا جائے۔

ایک اور نقطۂ نگاہ

پھر ایک اور نقطۂ نگاہ یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح کو اس طرح سے دو ہزار سال سے سنبھال کر آسمانوں پر رکھنے کی ضرورت کیا ہے کیا خدا تعالیٰ ایسا انسان دوبارہ پیدا کرنے پر قادر نہیں کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ میں یہ تاثیر نہیں کہ وہ حضرت مسیح ناصری کا مثیل پیدا کر سکے؟ ہمارے غیر احمدی دوست دل میں اسے ناممکن اور محال سمجھتے ہیں۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بے مثال قوت قدسیہ کے باب میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کا تو یہ پیارا عقیدہ ہے۔ فرماتے ہیں ؎

صد ہزاراں یوسفے بینم دریں چاہ ذقن
واں مسیح ناصری شد از دم او بے شمار

الغرض حضرت مسیح کی جسمانی زندگی کا وہ عقیدہ جو عیسائیت سے مسلمانوں میں آیا ہے۔ اسلام کی عظمت کے سراسر منافی ہے۔ اس سے اسلام کی زندگی میں رخنہ پیدا ہوتا ہے اور عیسائیوں پادریوں کو اسلام، فدائے اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرنے کا موقعہ ملتا ہے اسے چھوڑ دیجے اور مسیح کی وفات کے عقیدہ کو اختیار فرمائیے۔ کیونکہ اس میں اسلام کی زندگی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے کہ:۔

"خوب یاد رکھو کہ بجز موت مسیح صلیبی عقیدہ پر موت نہیں آ سکتی سو اس سے فائدہ کیا کہ برخلاف تعلیم قرآن اُس کو زندہ سمجھا جائے اس کو مرنے دو تا یہ دین زندہ ہو۔"
(کشتی نوح ص۲۰)

خواجہ عباد اللہ امرتسری اہل قرآن کے ایک لیڈر نے اس کی تائید میں لکھا ہے کہ:۔

"مذہب عیسوی مسیح کی ذات سے اس قدر وابستہ ہے۔ کہ اگر نصاریٰ یقین کر لیں کہ عیسےٰ ؑ فوت ہو چکے ہیں تو یہ مذہب بھی مردہ ہے گویا اس مذہب کی بنیاد حضرت مسیح کی ذات پر ہے"
(کتاب دمشق ص۵)

تحریک احمدیت کی کامیابی

بھائیو! میں آخر میں عرض کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور کسر صلیب کے لئے جو تحریک قائم فرمائی ہے وہ پنپ رہی ہے اور مشرق و مغرب میں کامیاب ہو رہی ہے۔ اور دنیا بھر میں ایسی ہوائیں چل رہی ہیں کہ توحید قائم ہو جائے اور تثلیث پرستی مٹ جائے صلیب ریزہ ریزہ ہو جائے اور اسلام کا زندہ مذہب اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا زندہ رسول ہونا ہر جگہ تسلیم کر لیا جائے سچ ہے ؎

آسماں پر دعوت حق کے لئے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار

اب غیر احمدی علماء کہنے لگ پڑے ہیں کہ حیات و وفات مسیح کی بحث کو چھوڑ دو۔ مگر یہ بات سراسر غلط ہے۔ جب اسلام کی زندگی کا مدار اس زمانہ میں حضرت مسیح کی وفات پر ہے قرآن مجید نے اس بات میں زبردست تصریحات ذکر فرمائی ہیں تو وفات مسیح کو کیسے چھوڑا جا سکتا ہے۔ کیا قرآن مجید کو چھوڑ کر اسلام قائم ہو سکتا ہے نیز کیا موجودہ عیسائیت کو وفات مسیح کے بغیر شکست دی جا سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ پس ہمارا فرض ہے۔ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ قرآنی تعلیم کے مطابق حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو باقی نبیوں کی طرح وفات یافتہ مانے اور اسلام کی زندگی کا اظہار برملا کرے۔ اب تو سلسلہ احمدیہ کے معاندین کو بھی تسلیم ہو رہا ہے کہ:۔

"پادری صاحبان اپنے مذہب کی بنیاد مسیح کے مصلوب ہونے پر رکھتے ہیں"
("رسالہ صلیب ٹوٹ گئی")

ایک معاند سلسلہ مولوی عنایت اللہ گجراتی اپنے اس رسالہ پر صلیب کی شکستہ صورت ظاہر کر رہے ہیں۔ یہ سب اسی ربانی فرستادہ اور آسمانی مامور کی برکات اور فیوض ہیں جسے ناسمجھ علماء نے کافر و دجال قرار دیا تھا۔ مگر ع

اب تو تھوڑے رہ گئے دجال کہلانے کے دن

بالآخر حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی اس عظیم الشان بشارت کو پڑھ کر اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہایت پُر جلال اور متحدیانہ انداز میں فرماتے ہیں:۔

"مسیح موعود کا آسمان سے اترنا محض جھوٹا خیال ہے۔ یاد رکھو کوئی آسمان سے نہیں اترے گا ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسےٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی۔ اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسےٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا۔ کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا۔ اور دنیا دوسرے رنگ میں آ گئی۔ مگر مریم کا بیٹا اب تک آسمان سے نہ اترا۔ تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے۔ اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسےٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نا امید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے۔ اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے"
(تذکرۃ الشہادتین مطبوعہ ۱۹۰۳ء)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

(مورخہ ۱۱/۱/۶۳ و ۱۸)

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے دس روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے۔ ان کے اسماء گرامی معہ ان کی مالی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نمبر	نام	روپے	پیسے
۶۴۱	مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب گرداور قانونگوئی حلقہ احمد پور ضلع جھنگ	۱۰۰	۰۰
۶۴۲	احباب جماعت احمدیہ منڈی بہاء الدین ضلع گجرات بذریعہ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب	۴۱	
۶۴۳	مکرم ڈاکٹر مولوی عبدالرحیم صاحب بھاٹی دروازہ لاہور	۱۰	۰۰
۶۴۴	مکرم جناب منیر احمد صاحب اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر ڈھاباں سنگھ ضلع شیخوپورہ	۲۰	۰۰
۶۴۵	،، ملک فضل احمد صاحب شاہکوٹ ضلع لائلپور	۱۱	۰۰
۶۴۶	،، چوہدری مشتاق احمد صاحب ،، ،،	۱۰	۰۰
۶۴۷	،، جناب محبوب احمد صاحب آف فیروزپور بذریعہ مکرم میاں منیر احمد صاحب لاہور	۱۵	۰۰
۶۴۸	احباب جماعت احمدیہ شاہدرہ ٹاؤن لاہور بذریعہ مکرم ماسٹر ممتاز احمد صاحب	۱۲	۶۲
۶۴۹	مکرم جناب سعید احمد صاحب شہر نوکوٹ ضلع تھرپارکر سندھ	۱۳	۰۰
۶۵۰	مکرم جناب علاء الدین صاحب دریا خان مری ضلع نوابشاہ (سندھ)	۳۰	۰۰
۶۵۱	مکرم جناب غلام نبی صاحب ،، ،، ،،	۱۰۰	۰۰
۶۵۲	مکرم جناب محمد عبداللہ صاحب ،، ،، ،،	۲۵	۰۰
۶۵۳	،، جناب عطا محمد صاحب ،، ،، ،،	۲۵	۰۰
۶۵۴	،، فضل ٹرانسپورٹ کمپنی پتوکی ضلع لاہور بذریعہ مکرم چوہدری غلام رسول صاحب	۶۶	۱۶
۶۵۵	،، میاں رحمت اللہ صاحب مرحوم گلبرگ لاہور بذریعہ مکرم احسان اللہ صاحب	۱۰	۰۰
۶۵۶	،، چوہدری عبدالکریم صاحب مرحوم ،، ،، ،،	۱۰	۰۰
۶۵۷	محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ مرحومہ ،، ،، ،،	۱۰	۰۰
۶۵۸	،، سعادت احمد صاحب ،، ،، ،،	۱۰	۰۰
۶۵۹	،، افتخار ریڈ کمپنی لیہ ضلع مظفرگڑھ بذریعہ مکرم محمد ظفر اللہ صاحب	۱۰	۰۰
۶۶۰	محترمہ صدیقہ اقبال صاحبہ ،، ،،	۱۰	۰۰

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست میں شامل ہونے کے لئے ابھی سے کوشش فرمائیں

رمضان المبارک کا انفاق مال کے ساتھ خاص تعلق ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس مہینہ میں کثرت کے ساتھ صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے۔ تحریک جدید کی مالی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہونے کا بھی یہی مناسب وقت ہے۔

وکالت مال انشاء اللہ ۲۹ رمضان المبارک کو اس تاریخ تک وعدے ادا کرنے والے دوستوں کے نام حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کرے گی۔ مخلصین کو چاہیئے کہ اپنا وعدہ آج ہی سکرٹری مال کو ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں سے مستفیض ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کوئٹہ ۲۳- جنوری معلوم ہوا ہے کہ ساحل مکران پر سون میانی کی بندرگاہ کو ترقی دے کر مغربی پاکستان کی دوسری سرحدی بندرگاہ بنانے کی تجویز سرگرمی سے زیر غور ہے حکومت پاکستان قلات ڈویژن میں ساحل مکران پر ایک نئی بندرگاہ کی تعمیر کی تجویز پر پہلے ہی غور کر رہی ہے اس سلسلہ میں گوادر اور سون میانی کی دو بندرگاہوں کے نام حکومت کے زیر غور ہیں پاکستانی بحریہ ساڑھے تین سو میل لمبے ساحل مکران کے متعدد ابتدائی سروے کر چکی ہے جن کے نتائج انتہائی حوصلہ افزا بتائے گئے ہیں گوادر کے مقابلہ میں سون میانی کے انتخاب کے زیادہ امکانات ہیں سون میانی جسے صرف میانی بھی کہا جاتا ہے موجودہ ریلوے لائن سے قریب ترین ہے اور یہاں میٹھا اور تازہ پانی موجود ہے علاوہ ازیں یہاں پانی کی گہرائی بھی مقابلۃً زیادہ ہے اگر میانی کی بندرگاہ کو ترقی دینے کی تجویز منظور کر لی گئی تو اس منصوبہ کی سوزونیت کا جائزہ لینے کے لئے غیر ملکی ماہروں سے اقتصادی اور انجینئرنگ سروے کرایا جائے گا۔ اس بندرگاہ کی ترقی پر اخراجات کا تخمینہ بیس کروڑ روپے ہے۔

لندن - ۲۳ جنوری شمال مغربی انگلستان میں بلیک پول کے مقام پر سلیپروں کی سالانہ نمائش میں اعلان کیا گیا ہے کہ برطانوی خواتین میں پاکستانی سلیپر بہت مقبولیت حاصل کر رہے ہیں مخمل کے بنے ہوئے ان سلیپروں پر زردوزی کا کام کیا گیا ہے اور یہ نمائش میں پہلی دفعہ رکھے گئے ہیں سلیپروں کی نمائش کی نمائش کرنے والے برطانوی ایجنٹوں کے ایک ترجمان نے کہا کراچی میں بنے ہوئے یہ سلیپر کچھ عرصہ سے بہت مقبول ہو رہے ہیں اس نمائش کے باعث ان کی فروخت میں اور بھی اضافہ ہوگا۔

ترجمان نے مزید کہا صرف برطانوی خریدار ہی نہیں بلکہ دوسرے ملکوں کے تجارتی نمائندے بھی ان میں گہری دلچسپی لے رہے ہیں۔

کراچی ۲۳ جنوری۔ ایک سرکاری اطلاع کے مطابق گوجرانوالہ میں پٹ سن کا کارخانہ قائم کرنے کے لئے مقامی فرم اور مغربی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن میں ایک سمجھوتہ پر دستخط ہو گئے ہیں اس کارخانے پر لاگت کا اندازہ تین کروڑ ۴۲ لاکھ روپیہ ہے کارخانے کے لئے خام مال مشرقی پاکستان سے آئے گا یہ کارخانہ سمنٹ مصنوعی کھاد۔ چینی کے کارخانے اور جننگ فیکٹریوں کی ضرورت کے پیش نظر قائم کیا جائے گا

راولپنڈی ۲۳ جنوری معلوم ہوا ہے کہ سری نگر کا نام مری روڈ پر سنگ ہائے میل پر دوبارہ لکھ دیا جائے گا یہ نام حال ہی میں سنگ ہائے میل سے حذف کیا گیا تھا۔ سنگ ہائے میل پر عبوری دارالحکومت سے سری نگر تک میلوں میں فاصلہ درج کرنے کی کاروائی صوبائی محکمہ تعمیرات عامہ کے ایک جونیئر افسر سے نادانستہ طور پر سرزد ہوئی تھی اسے اس غلطی کی تلافی کی جا رہی ہے نئے سنگ ہائے میل پر اب چار مقامات کے نام موجود ہوں گے۔ اسلام آباد مری۔ کوہالہ۔ اور سری نگر۔

کراچی ۲۳ جنوری۔ اقوام متحدہ میں افغانستان کے مستقل نمائندے مسٹر اے ایچ طیبی ۲۶ جنوری کو تھوڑی دیر کے لئے کراچی رکیں گے۔ ڈاکٹر طیبی اقوام متحدہ کے بچوں کے فنڈ کے ایگزیکٹو بورڈ کے چیئرمین ہیں۔ بنکاک میں بورڈ کے اجلاس میں شرکت کے بعد واپس جاتے ہوئے یہاں ٹھہریں گے ۲۶ جنوری کی صبح کو یہاں پہنچنے کے بعد وہ دوپہر کو دہلی روانہ ہوں گے۔

لاہور :- ۲۳ جنوری حکومت مغربی پاکستان نے ماہ رمضان کے دوران میں دفاتر کے نئے اوقات کا اعلان کر دیا ہے ان اوقات پر جمعرات کے روز سے عمل درآمد ہوگا ہفتہ کے روز تمام دفاتر کے اوقات کار صبح ۸ بجے سے ۲ بجے دن تک اور جمعہ کے روز ایک بجے دن تک ہوں گے ان اوقات کا نفاذ مغربی پاکستان سیکرٹیریٹ متعلقہ محکموں اور لاہور میں واقع تمام علاقائی دفاتر میں ہوگا۔

لندن ۲۳ جنوری - وزیر اعظم برطانیہ مسٹر ہیوم نے کل دارالعوام میں بتایا کہ وہ اس بات پر غور کر رہے ہیں کہ آیا انہیں اس سال دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس بلانے میں پہل کرنی چاہیئے یا نہیں مسٹر ہیوم سوالات کے جواب دے رہے تھے لیبر پارٹی کے رکن مسٹر فینز ویر وکوٹ نے کانفرنس بلانے کی حمایت کی اور کہا کہ جنوبی رہوڈیشیا قبرص اور ٹانگانیکا۔ ایسے مسئلوں پر غور کرنے کے لئے کانفرنس بلانے پر غور کرنا زیادہ موزوں ہوگا وزیر اعظم نے ایوان کو بتایا کہ وہ کانفرنس بلانے پر غور کریں گے تاہم اس بارے میں دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی رائے لینی پڑے گی۔

نئی دہلی ۲۳ جنوری جموں کی ایک اطلاع کے مطابق پرجا پریشد کی مجلس عاملہ کے اجلاس میں مقبوضہ کشمیر کی شمس الدین حکومت کی برطرفی کا مطالبہ کیا گیا ہے معلوم ہوا ہے کہ گزشتہ روز صوبہ جموں کے مختلف شہروں میں نام نہاد حکومت کے خلاف زبردست مظاہرے کئے گئے جنہیں کچلنے کے لئے فوج اور پولیس نے تشدد سے کام لیا اور سینکڑوں افراد کو "امن عامہ میں خلل اندازی" پر گرفتار کر لیا گیا پرجا پریشد کی مجلس عاملہ نے فیصلہ کیا ہے کہ احتجاجی مظاہرے اس وقت تک جاری رہیں گے جب تک موجودہ کابینہ کو برطرف نہیں کیا جائے گا

واشنگٹن :- ۲۳ جنوری - امریکی سینٹ میں اکثریتی جماعت کے سربراہ مائیک مینس فیلڈ نے کہا ہے کہ اگر فرانس نے اشتراکی چین کو تسلیم کرنے کے ارادے کو عملی جامہ پہنایا تو اس سے جنوب مشرقی ایشیا میں اتحادیوں کی پوزیشن کمزور ہو جائیگی اس مہینہ کے اوائل میں امریکی محکمہ خارجہ کا ترجمان اس خیال کا اظہار کر چکا ہے کہ فرانس کا اشتراکی چین کو تسلیم کرنا امریکہ یا دیگر آزاد اقوام کی خدمت نہیں ہوگی اس بات کو بار بار واضح کیا جا چکا ہے کہ امریکہ اشتراکی چین تسلیم کرنے کی مخالفت کرتا ہے کیونکہ اسے تسلیم کرنے سے تشدد اور قوت کے استعمال سمیت اشتراکیت کو ہر طریقہ سے فروغ دینے کے لئے اشتراکی چین کی اہلیت میں اضافہ ہو جائے گا۔

لاہور - الیو ریسرچ آرگنائزیشن اور مغربی پاکستان کا تحقیقاتی ادارہ جنگلات برطانیہ نمائی ندن با ہمی تعاون سے ریت کے تودوں پر پیٹرولیم کا مرکب چھڑکنے کے گھاس کی پیداوار بڑھانے کا منصوبہ شروع کر رہے ہیں لیبیا اور شمالی افریقہ کے دیگر صحرائی علاقوں میں کئے گئے کامیاب تجربات کی بنا پر "الیو" یہ تجربہ شروع کر رہا ہے۔

وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا

عنوان بالا کے تحت خاکسار کی طرف سے متعدد بار احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کی جا چکی ہے کہ حضور ایدہ کی شفقت و محبت کے ایسے واقعات جو احباب کے ساتھ گزرے ہوں تحریر فرما کر خاکسار کو ارسال فرمائیں تا الہام الٰہی کی صداقت کی ایسی تمام واقعاتی شہادات ایک کتاب میں یکجا کر کے شائع کی جا سکیں۔ بہت سے احباب نے اس طرف توجہ فرمائی ہے باقی احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ بھی جلد تر اس طرف توجہ فرما دیں

خاکسار منیجنگ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز ربوہ

تقریب شادی

مورخہ ۲۰ دسمبر ۶۳ء بروز جمعۃ المبارک مکرم عبدالشکور صاحب اسلم سٹینو نیشنل بنک آف پاکستان کراچی (ابن محترم محمد ظہور خاں صاحب پٹیالوی برادر اصغر حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب) کی تقریب شادی ہمراہ بشریٰ ضیاء صاحبہ بنت مکرم شیخ خادم حسین صاحب سیکشن آفیسر وزارت خارجہ کراچی عمل میں آئی۔ بارات حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب کی قیادت میں احمد نگر ربوہ سے کراچی آئی تھی۔

شادی کی یہ تقریب مکرم جناب شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کے مکان پر انہی کی صدارت میں منعقد ہوئی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم مسعود احمد صاحب خورشید نے کی ازاں بعد بعض دعائیہ نظمیں خوش الحانی سے پڑھی گئیں ان میں سے ایک نظم حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب اور ایک مکرم آفتاب احمد صاحب بسمل نے خاص اس تقریب کے لئے کہی تھی آخر میں حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔

مورخہ ۲۱ دسمبر ۶۳ء کو بارات کراچی سے احمد نگر نزد ربوہ واپس پہنچی مورخہ ۲۳ دسمبر کو محترم محمد ظہور خاں صاحب پٹیالوی نے اپنے فرزند مکرم عبدالشکور صاحب اسلم کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں احمد نگر کے جملہ احباب جماعت کے علاوہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض افراد متعدد ناظر صاحبان و افسران صیغہ جات اور دیگر احباب شریک ہوئے

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین (شیخ بشیر احمد کراچی)

درخواست دعا

والدہ محترمہ پروفیسر عبدالسلام صاحب پچھلے چند دنوں سے بوجہ پیٹ درد اور خرابی جگر کے سخت علیل ہیں، کمزوری بہت ہو گئی ہے تمام صحابہ کرام۔ درویشان قادیان اور تمام احباب کرام۔ درویشان قادیان اور تمام احباب کرام سے والدہ محترمہ کی مکمل شفایابی کے لئے اس بابرکت مہینہ میں خاص طور پر دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

محمد عبدالواحد۔ اے/۰-۶۲-۲ ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی ۲۹ -

۲- صوفی چاند بیگ صاحب درد گردہ کی وجہ سے اور بابا بشیر محمد صاحب روڑے والے بڑھاپے کی کمزوری سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت یابی کے واسطے بھی درخواست دعا ہے (خاکسار ایم غلام محمد امام الصلوٰۃ جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب)

۳- میرے والد صوبیدار عبدالصمد صاحب عرصہ ساڑھے پانچ سال سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں بزرگان سلسلہ اور احباب و درویشان قادیان کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (محمد عبدالسمیع شاکر۔ پشاور)

بورنیو کی سرحد پر جنگ بند کرنے کا حکم دیدیا گیا

عنقریب سہ طاقتی مذاکرات منعقد ہوں گے

سنگاپور ۲۴ جنوری۔ ریڈیو جاکرتہ کی اطلاع مظہر ہے کہ صدر سوکارنو نے بورنیو کی سرحد کے ساتھ ساتھ فوری طور پر جنگ بندی کرنے کا حکم دے دیا ہے جنگ بندی کا حکم کل صبح قصر حکومت میں صدر سوکارنو اور امریکہ کے اٹارنی جنرل مسٹر رابرٹ کینیڈی کے درمیان ملاقات کے بعد سے جاری کیا گیا

یہ حکم صدر سوکارنو کی طرف سے ایک بیان کی شکل میں تھا جسے انڈونیشیا کے وزیر خارجہ ڈاکٹر سوباندریو نے ریڈیو پر پڑھ کر سنایا بیان میں کہا گیا تھا کہ ملیشیا سے متعلق تنازعہ میں متعلقہ پارٹیوں کے مابین مذاکرات اس حال میں نتیجہ خیز ثابت نہیں ہو سکتے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے پر گولیاں چلا رہے ہوں بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ بناء بریں میں ملیشیا کی سرحد پر متعین انڈونیشیا کی تمام مسلح افواج کو فوراً جنگ بند کرنے کا حکم دیتا ہوں " بیان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ تمام متعلقہ فریق اس بات پر متفق ہیں کہ باہم ملنے اور مذاکرات کرنے سے قبل کسی قسم کی پیشگی شرائط نہیں عاید ہونی چاہئیں بیان میں اس بات پر بھی زور دیا گیا ہے کہ ملیشیا۔ کا تنازعہ بیرونی مداخلت کے بغیر ہونا چاہیئے صدر سوکارنو نے امریکہ کے صدر مسٹر جانسن کے اس اقدام کو سراہا ہے کہ انھوں نے ملیشیا کے تنازعہ میں مصالحت کرانے کی غرض سے اپنے ذاتی نمائندے مسٹر رابرٹ کینیڈی کو بھجوایا۔ ملیشیا کے وزیر اعظم تنکو عبدالرحمن نے بھی اپنی افواج کو اس نوعیت کا حکم دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ انڈونیشیا، فلپائن اور ملیشیا باہم مذاکرات کرنے پر رضامند ہوگئے ہیں۔

اعلان نکاح

میرے لڑکے عزیز حنیف الرحمن صاحب حفیظ کا نکاح امۃ الحی صاحبہ بنت قریشی محمد اقبال صاحب لائن آفیسر پولیس لائن سیالکوٹ کے ساتھ مورخہ ۲۷/۱۲/۶۳ کو مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر جلسہ گاہ میں کرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھا قبل اس کے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ نوازش اس نکاح فارم پر خود دعا فرمائی حنیف الرحمن صاحب حنیف اور امۃ الحی صاحبہ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کے نواسہ اور نواسی ہیں

احباب کرام سے عموماً اور درویشان اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خصوصاً درخواست دعا ہے کہ وہ اس رشتہ کے طرفین کے لئے بابرکت ہونے کی دعا فرمائیں۔ (حکیم حفیظ الرحمن حنیف لاہور)

جماعتِ احمدیہ کراچی میں تحریک جدید کا مالی جہاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتِ احمدیہ کراچی جس طرح جماعت کے دیگر شعبوں میں اپنے اخلاص تنظیم اور مستعدی کا نمونہ پیش کرتی رہتی ہے۔ تحریک جدید کے شعبہ کو چمکانے کا خیال بھی عہدیداران جماعت کے مدنظر رہتا ہے ان کی اسی کوشش کا نتیجہ ہے کہ وہ ہر سال ایک خطیر رقم چندہ تحریک جدید کے طور پر مرکز میں ارسال کرتے ہیں۔ گذشتہ سال اس جماعت کی طرف سے قریباً ستر ہزار روپے کے وعدے موصول ہوئے تھے جس میں سے بفضلہ تعالیٰ اسی فیصدی وصول ہو چکے ہیں اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ اس جماعت کے عہدیداران مالی جہاد میں اپنا نیک نمونہ قائم کرتے ہیں۔ اور پھر مستعدی سے خدام و انصار کے تعاون سے وعدوں اور وصولی کا پروگرام عمل میں لاتے ہیں۔ دیگر جماعتیں بھی ان اصولوں کو مدنظر رکھ کر خدمت دین کے عظیم الشان ثواب سے وافر حصہ پانے کی کوشش کریں۔

کچھ عرصہ سے جماعت احمدیہ کراچی کوشاں ہے کہ ان کا بجٹ تحریک جدید ایک لاکھ روپیہ تک پہنچ جائے بلکہ اس سے بھی تجاوز کر جائے۔ اللہ تعالیٰ مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت اور مکرم چوہدری فیض عالم صاحب چنگوی سیکرٹری تحریک جدید اور ان کے رفقائے کار کی مساعی کو شرف قبولیت بخشے اور اپنی بارگاہ سے انہیں بہترین جزا دے۔ آمین۔

ماشاء اللہ اس جماعت کی لجنہ اماء اللہ بھی بڑی فعال لجنہ ہے۔ تحریک جدید کے مالی جہاد کے سلسلہ میں محترمہ جمیلہ عرفانی صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ہمارے خاص شکریہ کی مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ جملہ عہدیداران اور مجاہدین تحریک جدید کو بیش از پیش خدمات دینیہ کی توفیق بخشے اور دینی اور دنیوی نعمتوں سے مالا مال رکھے۔ آمین۔

(وکیل المال تحریک جدید)

جیب خرچ سے چندہ

عزیزہ امۃ الوحید صاحبہ طالبہ بنت مکرم محمد حمید احمد صاحب جوہر ۱ ب ۸ کراچی سے تحریر فرماتی ہیں:۔

"سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق ممالک بیرون میں مساجد تعمیر کروانے کے لئے ایک معمولی اور بہت ہی معمولی رقم بھیج رہی ہوں جس کا ارادہ اس خطبہ کے پڑھنے کے ساتھ ہی کر لیا تھا مگر اس میں تاخیر ہو گئی کیونکہ یہ چندہ میں نے ابا جان سے نہیں لینا تھا بلکہ اپنے روزانہ خرچ میں سے بچا کر جمع کرنا تھا تا خالصتاً اپنی طرف سے ہو۔"

قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کی اس قربانی کو شرفِ قبولیت بخشے اور ان کے تمام نیک مقاصد اور ارادوں کو پورا فرما کر اپنے خاص فضلوں اور انعامات سے ہمیشہ نوازتا رہے۔ دیگر طلباء اور طالبات اس نیک نمونہ سے فائدہ اٹھائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

شوریٰ میں تجاویز پیش کرنے کا طریق

مقامی انجمنوں کا کوئی ممبر جو مجلس مشاورت میں کوئی تجویز پیش کرنا چاہتا ہو وہ سب سے پہلے اپنی تجویز مقامی انجمن میں پیش کرے۔ وہاں اگر کثرت رائے اس کی مؤید ہو تو وہ مقامی انجمن مرکز کے صیغہ متعلقہ سے اس کے متعلق خط و کتابت کرے۔ اگر صیغہ متعلقہ کی طرف سے خطوط کے آنے جانے کا عرصہ نکال کر پندرہ دن کے اندر اندر مقامی انجمن کو کوئی جواب نہ جاوے تو مقامی انجمن اس تجویز کو اپنی طرف سے پیش کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں ارسال کر سکے گی۔ اگر صیغہ کا جواب پندرہ دن کے اندر اندر چلا جائے تو صیغہ کا جواب مقامی انجمن کے سامنے پیش ہوگا۔ پھر اگر مقامی انجمن اس تجویز کو مجلس مشاورت میں پیش کرنا چاہے تو جس صورت میں مقامی انجمن اس تجویز کا پیش ہونا ضروری سمجھے وہ تجویز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں ارسال کر دے پھر حضور کی منظوری حاصل ہونے کے بعد وہ تجویز صیغہ متعلقہ کی رائے کے ساتھ مجلس مشاورت میں پیش ہو۔

(رپورٹ مشاورت ۲۹ء صفحہ ۱۱۰)

اگر کوئی مقامی جماعت احمدیہ مجلس مشاورت ۶۴ء میں تجویز پیش کرنا چاہتی ہو تو اس کے مطابق کارروائی فرمائے۔

پرائیویٹ سیکرٹری
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے!